فتاوی رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

۱۴

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

مل کر ہر امکانی پسندیدہ جائز کوشش انتہا تک پہنچادیں، اگر پھر بھی کامیاب نہ ہوں تو معذور ہیں جس کے کسل وبے توجہی سے کام میں خلل پڑے گا وہ مستحقِ نار وغضب جبار ہے والعیاذ باللہ، واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۰: از پلی بھیت محلہ منیر خاں مدرسۃ الحدیث مرسلہ مولانا سورتی ۴ ذی القعدہ ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اس شخص کے حق میں جس نے سید صحیح النسب بالخصوص اور تمام سادات گیلانیہ اولاد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو علی العلوم سوا چار پیروں کے برسر بازار علی رؤس الاشہاد یہودی، نصرانی خنزیر، کتا وغیرہ وغیرہ بری گالیاں کہے ہوں اور اوصاف ذمیمہ مذکورہ ان حضرات کے حق میں اعتقاداً استعمال کئے ہوں اور کرتا رہے از روئے شرع اس شخص اور اس کے مددگاروں کا خواہ مولوی کہلاتے ہوں یا سیٹھ وغیرہ کیا حکم ہے؟ **بینوا بحوالۃ الکتاب توجروا یوم الحساب**، اس سوال کا جواب مجھے کسی کتاب میں نہ ملا اس وجہ سے حضور کو تکلیف دیتا ہوں۔

الجواب:

ایسے شخص کو از سر نو تجدید اسلام چاہئے اور اگر عورت رکھتا ہو تو اس سے بعد توبہ و تجدید اسلام پھر نکاح کرے کہ علمائے کرام نے ایسے شخص پر حکم کفر فرمایا ہے، مجمع الانہر میں ہے:

والاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال للعالم عویلم اولعلوی علیوی قاصدابہ الاستخفاف کفر۔[1]	سادات اور علماء کی بے عزتی کرنا کفر ہے، جو شخص تحقیر کے ارادے سے عالم کو عویلم اور علوی کو علیوی کہے وہ کافر ہوجاتا ہے۔ (ت)

رہے اس کے معاونین خواہ مولوی کہلاتے ہوں یا سیٹھ اگر خود ان کلمات ملعونہ میں اس کے معاون ہیں یا ان کو جائز رکھتے ہیں یا ہلکا جانتے ہیں تو ان سب کا بھی یہی حکم ہے جو اس کا ہے، اور اگر ایسا نہیں جب بھی ایسے شخص کے ساتھ میل جول کے سبب عاصی ومخالف حکم شرع ہیں۔

قال اللہ عزوجل "وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۶۸﴾"[2]۔ قال اللہ عزوجل "وَ لَا تَرۡکَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ"[3]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور جو کہیں تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھو۔ (ت) اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمھیں آگ چھوئے گی۔ (ت)

والعیاذ باللہ تعالٰی: واللہ تعالٰی اعلم۔

---

[1] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر فصل ان الفاظ الکفر انواع داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۵

[2] القرآن الکریم ۶/ ۶۸

[3] القرآن الکریم ۱۱/ ۱۱۳

فتاوٰی رِضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

۲۲

رِضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

(۲) حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے در بارہ محبت واطاعت آل کے لئے کچھ ارشاد فرمایا ہے یا نہیں؟
(۳) اور جو لوگ سیدوں سے محبت رکھتے ہیں ان کے لئے یوم محشر میں آسانی ہوگی یا نہیں؟
(۴) ایک جلسہ میں دو مولوی صاحبان تشریف رکھتے ہیں ایک ان میں سے سید ہیں تو مسلمان کسے صدر بتائیں؟

الجواب:

(۱) سادات کرام کی تعظیم فرض ہے۔ اور ان کی توہین حرام بلکہ علمائے کرام نے ارشاد فرمایا جو کسی عالم کو مولویا یا کسی کو میروا بروجہ تحقیر کہے کافر ہے۔ مجمع الانہر میں ہے:

الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال لعالم عویلم اولعلوی علیوی قاصدابه الاستخفاف کفر [1]۔	سادات کرام اور علماء کی تحقیر کفر ہے جس نے عالم کی تصغیر کرکے عویلم یا علوی کو علیوی تحقیر کی نیت سے کہا تو کفر کیا۔ (ت)

بیہقی امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ سے اور ابوالشیخ و دیلمی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من لم یعرف حق عترتی والانصار والعرب فهو لاحدی ثلاث امامنافقا وامالزنیة وامالغیر طهور [2]۔ هذا لفظ البیهقی من حدیث زید بن جبیر عن داؤد بن الحصین عن ابن ابی رافع عن ابیه عن علی رضی الله تعالٰی عنه ولفظ غیره امامنافق واما ولد زنیة واما امرء حملت به امه فی غیر طهر [3]۔	جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین علتوں سے خالی نہیں۔ یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ (یہ بیہقی کے الفاظ زید بن جبیر نے اپنے والد کے حوالہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کئے دوسروں کے الفاظ یوں ہیں۔ یا منافق، ولدزنا یا اس کی ماں نے ناپاکی کی حالت میں اس کا حمل لیا۔ ت)

---

[1] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب المرتد ثم ان الفاظ الکفر الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۵
[2] شعب الایمان حدیث ۱۶۱۴ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۲۳۲
[3] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۵۹۵۵ دارالکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۶۲۶

(۳) ہاں سچے محبان اہلبیت کرام کے لئے روز قیامت نعمتیں برکتیں راحتیں ہیں۔ طبرانی کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

الزموا مودتنا اھل البیت فانہ من لقی اللہ وھو یودنا دخل الجنۃ بشفاعتنا والذی نفسی بیدہ لاینفع عبدا عملہ الا بمعرفۃ حقنا[1]۔	ہم اہلبیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی بندے کو اس کا عمل نفع نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔

(۴) اگر دونوں عالم دین سنی صحیح العقیدہ اور جس کام کے لئے صدارت مطلوب ہے اس کے اہل ہوں تو سید کو ترجیح ہے ورنہ ان میں جو عالم یا علم میں زائد یا سنی ہو اور دونوں علم دین میں مساوی ہوں توجو اس کام کا زیادہ اہل ہو۔

الاتری ان الاحق بالامامۃ الاعلم وما عد شرف النسب الابعد وجودہ وقد قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ۔ رواہ البخاری[2]۔ واللہ تعالٰی اعلم۔	کیا تم نہیں دیکھتے کہ امامت کے زیادہ لائق وہ شخص ہے جو سب سے بڑا عالم ہو اور شرافت نسب کا شمار نہیں کیا جاتا مگر اس کے پائے جانے کے بعد، اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی کام کسی نااہل کے حوالے کیا جائے تو قیامت آنے کا انتظار کیجئے۔ اسے بخاری نے روایت کیا۔ اور اللہ تعالٰی سب کچھ بخوبی جانتا ہے۔ (ت)

مسئلہ ۱۸۴: از ضلع سیتاپور محلّہ قضیارہ مرسلہ الیاس حسین ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ

ایک شخص سید ہے لیکن اس کے اعمال واخلاق خراب ہیں اور باعث ننگ وعار ہیں تو اس سید سے اس کے اعمال کی وجہ سے تنفر رکھنا نسبی حیثیت سے اس کی تکریم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس سید کے مقابل کوئی غیر مثل شیخ، مغل، پٹھان وغیرہ کا آدمی نیک اعمال ہوں تو اس کو سید پر بحیثیت اعمال کے ترجیح

[1] المعجم الاوسط حدیث ۲۲۵۱ مکتبۃ المعارف ریاض ۳/ ۱۲۲

[2] صحیح البخاری کتاب العلم باب من سئل علماً الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۴

فتاوی رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

۲۳

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

پس امتثال کرد ایں امرار[1]۔	سے آپ اس انداز کو بیان کرنے پر مامور تھے۔ پس آپ نے اس امر کو واضح طور پر پورا کیا۔

تفاضل انساب

بالجملہ تفاضل انساب بھی یقیناً ثابت، اور شرعاً اس کا اعتبار بھی ثابت، اور انساب کریمہ کا آخرت میں نفع دینا بھی جزماً ثابت، اور نسب کو مطلقاً محض بے قدر وضائع وبرباد جاننا سخت مردود وباطل۔ خصوصاً اس نظر سے کہ اس کا عموم عرب بلکہ قریش بلکہ بنی ہاشم، بلکہ سادات کرام کو بھی شامل، اب یہ قول اشد غضب وہلاک دیوار سے ہائل اور اسی پر نظر فقیر غفرلہ القدیر کو اس قدر تطویل پر حامل کہ نسب عرب نہ کہ قریش نہ کہ ہاشم، نہ کہ سادات کرام کی حمایت ہر مسلمان پر فرض کامل۔

تعظیم نہ کرنے والے پر لعنت اور وعید

حدیث ۱۳۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من لم یعرف عترتی والانصار والعرب فھو لا حدی ثلث اما منافق واما لزنیة و اما لغیر فھو حملته وامه علی غیر طھر رواہ الباوردی[2] وابن عدی والبیھقی فی الشعب واٰخرون عن علی کرم اللہ وجھه۔	جو میری عترت اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں، یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ اسے روایت کیا ہے باوردی اور ابن عدی اور بیہقی نے شعب میں اور ان کے علاوہ دوسروں نے علی کرم اللہ وجہہ سے۔

حدیث ۱۳۱تا۱۳۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ستة لعنتھم لعنھم اللہ ولکل نبی مجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز بذٰلك من اذل اللہ و	چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ انھیں لعنت فرمائے، اور ہر نبی کی دعا قبول ہے۔ کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی کچھ آیتیں سورتیں جدا بتاتے ہیں) اور تقدیر الٰہی کا

[1] اشعۃ اللمعات شرح المشکوٰۃ کتاب الرقاق باب در لواحق و متممات الخ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/ ۲۷۲

[2] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۵۹۵۵ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۶۲۶

یذل من اعزاللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ماحرم اللہ والتارک سنتی رواہ الترمذی[1] و الحاکم عن ام المومنین والحاکم عن علی و الطبرانی عن عمرو بن سعواء رضی اللہ تعالٰی عنھم اولہ سبعۃ لعنتھم وزاد المستأثر بالفیئ وسندہ حسن[2]۔	جھٹلانے والا،اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے۔اور جسے خدا نے معزز کیا اسے ذلیل کرے۔اور اللہ تعالٰی کے حرام کردہ کو حلال جاننے والا اور میری عترت کی ایذاء وبے تعظیمی روا رکھنے والا،اور جو میری سنت کو برا ٹھہرا کر چھوڑے،اسے روایت کیا ہے ترمذی اور حاکم نے ام المومنین سے اور حاکم نے علی سے اور طبرانی نے عمرو بن سعواء رضی اللہ تعالٰی عنہم سے جس کا آغاز یوں ہے سبعۃ لعنتھم اس میں والمستأثر بالفیئ کا اضافہ ہے اور اس کی سند حسن ہے۔(ت)

حدیث ۱۳۴:کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من احب ان یبارک لہ فی اجلہ وان یمتعہ اللہ بما خولہ فلیخلفنی فی اھلی خلافۃ حسنۃ،ومن لم یخلفنی فیھم بتك امرہ و ورد علی یوم القیمۃ مسودا وجھہ۔رواہ ابوالشیخ[3] فی تفسیرہ وابونعیم عن عبداللہ بن بدر الخطمی۔	جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے۔جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔اس کو روایت کیا ابوالشیخ نے اپنی تفسیر میں اور ابونعیم نے عبداللہ بن بدر خطمی سے۔

حدیث ۱۳۵:کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ عزوجل ثلث حرمات فمن حفظھن حفظہ اللہ دینہ ودنیاہ	بے شک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں۔جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالٰی اس کے دین و دنیا

[1] سنن الترمذی کتاب القدر باب ۱۷ حدیث ۲۱۶۱ دار الفکر بیروت ۴/ ۶۱،المستدرک للحاکم کتاب الایمان ۱/ ۳۶ وکتاب التفسیر ۲/ ۵۲۵ وکتاب الاحکام ۴/ ۹۰

[2] المعجم الکبیر حدیث ۸۹ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/ ۴۳

[3] کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ وابی نعیم حدیث ۳۴۱۷۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۹۹

ومن لم یحفظھن لم یحفظ اللہ دینہ ولا دنیاہ حرمۃ الاسلام وحرمتی وحرمۃ رحمی۔رواہ ابوالشیخ [1] و ابن حبان والطبرانی۔	محفوظ رکھے، اور جوان کی حفاظت نہ کرے اللہ اس کے دین کی حفاظت فرمائے نہ دنیا کی ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت، اسے روایت کیا ہے ابوالشیخ ابن حبان اور طبرانی نے۔

نسب پر فخر کرنا جائز نہیں

○ ہاں نسب پر فخر جائز نہیں۔
○ نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا، تکبر کرنا جائز نہیں۔
○ دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں۔
○ انھیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں۔
○ نسب کو کسی کے حق میں عار یا گالی سمجھنا جائز نہیں۔
○ اس کے سبب کسی مسلمان کا دل دکھانا جائز نہیں۔

احادیث جو اس باب میں آئیں انھیں معانی کی طرف ناظر ہیں وباللہ التوفیق خدمت گاری اہلبیت مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے یہ بیان ایک رسالہ ہوگیا لہٰذا بلحاظ تاریخ اس کا نام اِرَاءَۃُ الاَدَبْ لِفَاضِلِ النَّسَبْ رکھنا انسب، واللہ تعالٰی اعلم۔

شیخ بنظر عمر ہر بوڑھا ہے اور بنظر فضل ہر عالم وصالح اگرچہ جوان ہو اور بنظر نسب ہندوستان میں دو محاورے ہیں ایک یہ کہ سید مغل پٹھان کے سوا باقی ہر قوم کا مسلمان شیخ ہے یوں اس کا اطلاق عام ہے جیسے ابتداء ہند میں ہر مسلمان کو ترک کہتے تھے، اسی محاورے پر مولانا قدس سرہ فرماتے ہیں: ۔

گفت من آئینہ ام مصقول دوست ترک وہندو در من آں بیند کہ اوست [2]

(اس نے کہا اے دوست! میں صاف شیشہ ہوں کہ ترک اور ہندوستان کے لوگ مجھ میں اسے دیکھتے ہیں۔ت)

---

[1] کنز العمال بحوالہ طب وابی نعیم عن ابی سعید حدیث ۳۰۸ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۷۷، المعجم الکبیر حدیث ۲۸۸۱ ۳/ ۱۲۶ و المعجم الاوسط حدیث ۲۰۵ ۱/ ۱۶۲

[2] مثنوی معنوی دربیان آنکہ جنیدن ہر کسے ازآنجاست کہ ویست ہر کسے نورانی کتب خانہ پشاور دفتر اول ۶۲

فتاوی رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۲۴

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

اور ایک حدیث میں کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من لم یعرف حق عترتی فلاحدی ثلث امّا منافق وامّا ولد زانیۃ واما حملتہ امّہ علی غیر طھر[1]۔	جو میری اولاد کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں، یا تو منافق ہے یا حرام یا حیضی بچہ۔

مجمع الانہر میں ہے:

من قال لعالم عویلم اولعلوی علیوی استخفافا فقد کفر[2]۔	جو کسی عالم کو مولویا یا سید کو میرو اس کی تحقیر کے لئے کہے وہ کافر ہے۔

اور اس میں شک نہیں جو سید کی تحقیر بوجہ سیادت کرے وہ مطلقاً کافر ہے اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے ورنہ مکروہ، اور جو سید مشہور ہو اگرچہ واقعیت معلوم نہ ہو اسے بلا دلیل شرعی کہہ دینا کہ یہ صحیح النسب نہیں اگر شرائط قذف کا جامع ہے تو صاف کبیرہ ہے اور ایسا کہنے والا اسّی کوڑوں کا سزاوار، اور اس کے بعد اس کی گواہی ہمیشہ کو مردود، اور اگر شرط قذف نہ ہو تو کم از کم بلاوجہ شرعی ایذائے مسلم ہے اور بلاوجہ شرعی ایذائے مسلم حرام، قال اللہ تعالٰی:

"وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ۠" [3]	جو لوگ ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں بغیر اس کے کہ انہوں نے (کوئی معیوب کام) کیا ہو ان کا دل دکھاتے ہیں تو بیشک انہوں نے اپنے سر پر بہتان باندھنے اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھالیا (ت)

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اٰذی مسلما فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ[4]۔ والعیاذ باللہ تعالٰی عنہ۔ واللہ تعالٰی اعلم	جس نے بلاوجہ شرعی سنی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

---

[1] کنز العمال حدیث ۳۴۱۹۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲/ ۱۰۴

[2] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب المرتد ثم ان الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۵

[3] القرآن الکریم ۳۳/ ۵۸

[4] المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۳۶۳۲ مکتبۃ المعارف ریاض ۴/ ۳۷۳

لائے گا، طینۃ الخبال اس آگ سے زیادہ گرم اور کھولتے ہوئے پیپ اور لہو کی نہر کا نام ہے جو دوزخیوں کے منہ سے لے کر جمع ہوگی والعیاذ باللہ تعالٰی (اللہ تعالٰی کی پناہ۔ت)، اور اگر واقع میں وہ شخص جولاہا تھا مگر اس کے اظہار میں اس وقت کوئی مصلحت شرعی نہ تھی صرف اس کی ایذا و تفضیح مقصود تھی جب بھی یہ شخص گنہگار ہوا، توبہ کرنا اور اس سے معافی چاہنا اب بھی فرض ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اٰذی مسلما فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی اللہ۔ رواہ الطبرانی[1] فی الکبیر عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند حسن۔	جس نے کسی مسلمان کو بلاوجہ شرعی ایذادی اس نے مجھے ایذادی اور جس نے مجھے ایذادی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی (طبرانی نے کبیر میں اس کو حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔ت)

اور اگر اس کے اظہار میں کوئی مصلحت شرعی تھی اور بات واقعی تھی تو اس قائل پر کوئی الزام نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۱۳: از لکھنؤ امین آباد مسئولہ سید برکت علی صاحب بریلوی شنبہ ۲۵ شوال ۱۳۳۴ھ

کسی سید کو صحیح النسب سید نہ کہنا بلکہ اس کو ناجائز پیشہ وروں (میراثی وغیرہ) سے مثال دینا کیسا ہے اور اس مثال دینے والے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور سید کی بے توقیری کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے یا نہیں؟ فقط

الجواب:

سنی سید کی بے توقیری سخت حرام ہے، صحیح حدیث میں ہے:

ستۃ لعنتھم لعنھم اللہ وکل نبی مجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمستحل من عترتی ماحرم اللہ الحدیث[2]۔	چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ اُن پر لعنت کرے، اور نبی کی دعا قبول ہے از انجملہ ایک وہ جو کتاب اللہ میں اپنی طرف سے کچھ بڑھائے اور وہ جو خیر وشر سب کچھ اللہ کی تقدیر سے ہونے کا انکار کرے اور وہ جو میری اولاد سے اس چیز کو حلال رکھے جو اللہ نے حرام کیا۔

[1] کنزالعمال حدیث ۴۳۷۰۳ ۱۶/۱۰ والمعجم الاوسط حدیث ۳۶۳۲ ۴/۳۷۳

[2] سنن الترمذی کتاب القدر حدیث ۲۱۶۱ دار الفکر بیروت ۴/۶۱

فتاوی رضویہ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

۲۹

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۸

پاکستان (۵۴۰۰۰)

الجواب :

بگرامی ملاحظہ مکرم ذی المجد والکرم جناب مولانا مولوی سید قاضی احمد علی صاحب مدنی دام مجد ہم۔ بعد ادائے ہدیہ سنّت ملتمس، نوازش نامہ تشریف لایا، ممنون یادآوری فرمایا، مولوی عبدالرحیم صاحب نے صرف ایک شخص کی نسبت مجھ سے دو بار فتوی لیا، ایک اس بارہ میں کہ اس نے حضرات ائمہ اطہار کو نبی و رسول بتایا، اس کے بارے میں میں نے "جزاء اللہ عدوہ" لکھی جس کو طبع ہوئے بارہ ۱۲ برس گزرے۔ دوسرا اس بارے میں کہ وہ معوذتین کو قرآن نہیں مانتا اس پر میرا فتوی نذیر المنافقین میں چھپا جسے سال ہوئے۔ ان کے سوا میں نے ان کو کوئی فتوی کسی کے کفر پر لکھ کر نہ بھیجا۔ ہاں ایک شخص کے کچھ اشعار کی نسبت سوال تھا جس میں اس نے اپنے پیر کی تعریف میں بہت غلو وافراط کیا۔ اس پر میں نے صریح کفر ہونے کا فتوی نہ دیا بلکہ اس میں تاویلات کی طرف اشارہ کیا۔ اور یہ دو نام جو آپ نے تحریر فرمائے ان کی بابت مجھے اصلاً یاد نہیں کہ کسی امر کا کوئی فتوی کیسا ہی لکھا گیا ہو۔ ہاں زید و عمر کرکے کوئی سوال انہوں نے بھیجا اور میں نے جواب لکھا ہو تو معلوم نہیں، مگر کفر کا فتوی صرف انہیں باتوں پر لکھا نہیں بلکہ چھاپ کر بھیجا ہے جسے ۱۲ اور ۷ برس ہوئے، اور اشعار والا فتوی بھی غالباً وہیں طبع ہوگیا ہے۔
یہ فقیر ذلیل بحمدہ تعالٰی حضرات ساداتِ کرام کا ادنٰی غلام وخاکپا ہے۔ ان کی محبت و عظمت ذریعہ نجات وشفاعت جانتا ہے، اپنی کتابوں میں چھاپ چکا ہے کہ سیّد اگر بدمذہب بھی ہو جائے تو اس کی تعظیم نہیں جاتی جب تک بدمذہب حدِ کفر تک نہ پہنچے، ہاں بعدِ کفر سیادت ہی نہیں رہتی، پھر اس کی تعظیم حرام ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی فقیر بارہا فتوی دے چکا ہے کہ کسی کو سید سمجھنے اور اس کی تعظیم کرنے کے لیے ہمیں اپنے ذاتی علم سے اسے سید جاننا ضروری نہیں، جو لوگ سید کہلائے جاتے ہیں ہم ان کی تعظیم کریں گے، ہمیں تحقیقات کی حاجت نہیں، نہ سیادت کی سند مانگنے کا ہم کو حکم دیا گیا ہے۔ اور خواہی نخواہی سند دکھانے پر مجبور کرنا اور نہ دکھائیں تو بُرا کہنا مطعون کرنا ہرگز جائز نہیں۔ "الناس امناء علی انسابھم (لوگ اپنے نسب پر امین ہیں)، ہاں جس کی نسبت ہمیں خوب تحقیق معلوم ہو کہ یہ سیّد نہیں اور وہ سید بنے اس کی ہم تعظیم نہ کریں گے نہ اسے سید کہیں گے اور مناسب ہوگا کہ ناواقفوں کو اس کے فریب سے مطلع کردیا جائے۔ میرے خیال میں ایک حکایت ہے جس پر میرا عمل ہے کہ ایک شخص کسی سیّد سے الجھا، انہوں نے فرمایا میں سیّد ہوں کہا۔